سوال : السلام علیکم کیا جماعت میں بیٹھ کر سبھی حضرات بلند آواز سے کوئی ذکر کر سکتے ہے ؟ ولسلام

جواب : شیخ صالح المنجد اس جیسے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :

اجتماعی طور پر اذکار کرنا بدعت ہے اس کا سنت میں ثبوت نہیں ملتا شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

نماز کے بعد بیک زبان اجتماعی طور پر اذکار کرنے کا حکم کیا ہے ، جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں اور کیا اذکار بلند آواز سے کرنا مسنون ہیں یا پست آواز میں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" نماز پنجگانہ اور نماز جمعہ سے سلام پھیرنے کے بعد جہری آواز سے اذکار کرنا مسنون ہیں؛ اس کی دلیل صحیحین کی درج ذیل حدیث ہے :

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے اذکار کرتے "

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : " جب میں یہ اذکار سنتا تو ان کے نماز سے فارغ ہونا معلوم کر لیتا تھا "

لیکن اجتماعی طور پر اذکار کرنا یعنی ایک دوسرے کی نقل کرتے ہوئے سب اذکار کہیں تو اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی ، بلکہ یہ بدعت ہے ، بلکہ مشروع تو یہ ہے کہ سب نمازی بلند آواز سے اذکار کریں اور اس میں ان کا ابتدا اور انتہاء میں سب کی آواز ملنے کا قصد نہ ہو " انتہی

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز **(191/11).**

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

نماز کے بعد اجتماعی طور پر بلند آواز سے مسنون اذکار کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" یہ بدعت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت نہیں ملتا ، بلکہ سنت میں تو یہ وارد ہے کہ ہر انسان اپنے طور پر استغفار کرے ، لیکن سنت یہ ہے کہ نماز کے بعد بلند آواز سے اذکار کیے جائیں

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

" جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو ذکر بلند آواز سے کرتے جب ان سے سنتے "

یہ اس کی دلیل ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنا سنت ہے ، لیکن آج اکثر لوگ اس کے خلاف ہیں کہ وہ اذکار پست آواز میں کرتے ہیں ، اور بعض لوگ صرف لا الہ الا اللہ بلند آواز سے کہتے ہیں اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر بلند آواز سے نہیں کہتے ! میرے علم میں اس کی سنت میں اس میں فرق کرنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ سنت تو یہ ہے کہ بلند آواز سے ہو

اہم اور راجح قول یہی ہے کہ نماز کے بعد مشروع طریقہ پر اذکار کرنے مسنون ہیں ، اور اس میں بلند آواز کرنا بھی سنت ہے یعنی اتنی بلند نہ ہو کہ دوسرے کے لیے تشویش کا باعث ہو ، کیونکہ ایسا نہیں کرنا چاہیے

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جب لوگوں نے خیبر سے واپسی پر بلند آواز سے ذکر کرنا شروع کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" لوگو اپنے آپ نرمی کرو "

لہذا آواز بلند کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس میں مشقت اور تشویش نہ ہو " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین **(262-261/13).**

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

جس مسجد میں ہم نماز ادا کرتے ہیں وہاں جب نماز با جماعت ختم ہوتی ہے تو لوگ اجتماعی آواز میں استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ کہتے ہیں ، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

" رہا استغفار کا مسئلہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ملتا ہے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو صحابہ کرام کی طرف منہ کرنے سے قبل تین بار استغفار کرتے

رہا مسئلہ استغفار کرنے کی ہیئت وشکل کا جس کا سائل نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ اجتماعی طور پر کرتے ہیں تو یہ بدعت ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ نہیں تھا ، بلکہ ہر کوئی اپنے طور پر استغفار کرتا ، اور صحابہ کرام انفرادی طور پر اجتماعی آواز کے بغیر استغفار کرتے تھے ، اور ان کے بعد قرون مفضلہ میں بھی یہی طریقہ رہا ہے

لہذا سلام کے بعد فی حد ذاتہ استغفار کرنا سنت ہے ، لیکن اجتماعی آواز میں کرنا بدعت ہے اس لیے اسے ترک کرنا اور اس سے دور رہنا ضروری ہے " انتہی

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان **(72/3).**